T01-12Feb2026 FAZAL/ED: Shakeel 03:10 pm

THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Thursday, the February 12, 2026
(358th Session)
Volume XIV, No. 06
(Nos.)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume XIV SP.XIII (06)/2026
No. 06 04

Contents

1. Announcement by the Secretary Senate regarding Presiding Officer 1
2. Recitation from the Holy Quran 2
   - Senator Raja Nasir Abbas, Leader of the Opposition 5
   - Senator Rana Sanaullah Khan, Advisor on the Political Affairs 10
   - Motion under Rule 263 moved for Dispensation of Question Hour 13
3. Leave of Absence 13
4. Consideration and Passage of [The Pakistan Citizenship (Amendment) Bill, 2026 16
5. Motion under rule 191, moved on behalf of Chairperson, Standing Committee on Federal Education and Professional Training on a point of public importance regarding harassment of women by Chancellor of Federal Urdu University 18
6. Motion under Rule 194 (1) moved on behalf of Chairman, Standing Committee on Information and Broadcasting, on [The Motion Pictures (Amendment) Bill, 2024] 18
7. Presentation of report of the Standing Committee on Interior and Narcotics Control on [The Prevention of Electronic Crimes (Amendment) Bill, 2025] 19
8. Presentation of report of the Standing Committee on Interior and Narcotics Control on a point of public importance regarding failure of police to arrest the killers of brother and nephew of Senator Muhammad Aslam Abro 19
9. Consideration and passage of [The Pakistan Electronic Media Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2026] 20
10. Consideration and passage of [The Newspaper Employees (Conditions of Service) (Amendment) Bill, 2026] 21
11. Motion under Rule 263 moved for dispensation of rules 22
12. Consideration and passage of [The Cannabis Control and Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2026] 23
    - Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice 23

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Thursday, the February 12, 2026

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at seven minutes past three in the evening.

Announcement by the Secretary Senate regarding Presiding Officer

Secretary Senate: It is for the information of the House, that the Honourable Chairman, Deputy Chairman and the Members on the panel of Presiding Officers, are not available. Therefore, in terms of sub-rule (2) of Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, the House may elect by motion one of the members present to preside today's sitting. I therefore request Senator Shahadat Awan to please move the motion.

Senator Shahadat Awan: It is moved under sub-rule (2) of Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 that in absence of the Chairman, Deputy Chairman and members of the panel of Presiding Officers the House may elect Senator Syed Waqar Mehdi Sahib to preside today's sitting of the Senate.

Secretary Senate: I put the motion before the House.

(The motion was carried)

Secretary Senate: The motion is carried. I now invite Senator Syed Waqar Mehdi to preside today's sitting of the Senate.

(At this stage Senator Syed Waqar Mehdi Presided the Session)

Recitation from the Holy Quran

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ۔

وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُم بِسِيمَاهُمْ ۚ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ﴿٣٠﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ
الْمُجَاهِدِينَ مِنكُمْ وَالصَّابِرِينَ وَنَبْلُوَ أَخْبَارَكُمْ ﴿٣١﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَشَاقُّوا الرَّسُولَ مِن بَعْدِ
مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ لَن يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا وَسَيُحْبِطُ أَعْمَالَهُمْ ﴿٣٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا
تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ﴿٣٣﴾

ترجمہ: اور اگر ہم چاہتے تو وہ لوگ تم کو دکھا بھی دیتے اور تم ان کو ان کے چہروں ہی سے پہچان لیتے، اور تم انہیں ان کے اندازِ گفتگو ہی سے پہچان لو گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے واقف ہےاور ہم تم لوگوں کو آزمائیں گے تاکہ جو تم میں لڑائی کرنے والے اور ثابت قدم رہنے والے ہیں ان کو معلوم کریں اور تمہارے حالات جانچ لیں۔ جن لوگوں کو سیدھا راستہ معلوم ہو گیا اور پھر بھی انہوں نے کفر کیا اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکا اور پیغمبر ﷺ کی مخالفت کی، وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکیں گے، اور اللہ تعالیٰ ان کا سب کیا کرایا اکارت کر دے گا۔ مومنو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد مانو اور پیغمبر ﷺ کی فرمانبرداری کرو اور اپنے عملوں کو ضائع نہ ہونے دو۔

سورۃ محمدؐ (آیات ۳۰ تا ۳۳)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ السلام علیکم۔ آپ بات کرنا چاہتے ہیں؟ تو ہم ایجنڈا بھی لے لیں پھر آپ بات کر لیں گے۔ چلیں، ٹھیک ہے۔

سینیٹر راجہ ناصر عباس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ سے گزارش ہے کہ آج کے business کو Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 کے تحت suspend کیا جائے کیونکہ ہم

عمران خان صاحب کی صحت کے بارے میں یہاں بات کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے اور پورے پاکستان کی عوام کی اکثریت کا مسئلہ ہے۔ دنیا میں بسنے والے پاکستانیوں کا مسئلہ ہے۔اجازت دی جائے اور اس حوالے سے میں گفتگو کر سکوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: رانا صاحب! آپ اس پر بات کرنا چاہیں گے؟

سینیٹر رانا ثناء اللہ خان: اگر ایجنڈے میں کوئی چیز اہم ہے تو اسے پہلے لے لیا جائے اور اس کے بعد ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے یہ اس کے اوپر بات کریں۔ ہم اس کو respond کر دیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ایجنڈے کے بعد کر لیں۔ ایجنڈا پورا کر کے اس کے بعد آپ پھر کر لیں کیونکہ business تھوڑا سا ہے، ایک گھنٹے میں پورا ہو جائے گا۔

سینیٹر راجہ ناصر عباس: ہمارے لیے یہ بہت اہم ہے۔ آپ بات کرنے کی اجازت دیں۔ میرے خیال میں جو Treasury Benches پر بیٹھے ہوئے ہیں یہ بھی تھوڑی سی توجہ دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: تھوڑا سا business کر کے پھر ہم آپ کو اجازت دیں گے، پھر بات کر لیجیے گا۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب! بالکل آپ کو time دیں گے۔ Question Hour ہو جائے اور تھوڑا سا business لے لیں۔ جی، سینیٹر شیری رحمان صاحبہ۔

سینیٹر شیری رحمان: لیڈر آف اپوزیشن کی بات کو ہم ضرور سننا چاہیں گے۔ تو business چھوٹی سی ہے اور اس نے ختم ہونا ہے۔ پھر ہم آپ کی بات کو سن لیں گے۔

(مداخلت)

سینیٹر شیری رحمان: نہیں، پھر آپ لمبی بات کریں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بالکل آپ کی بات سنیں گے۔

سینیٹر شیری رحمان: آپ نے کتنی دیر بات کرنی ہے؟10 منٹ، چلیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی، طارق فضل چوہدری صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری (وزیر برائے پارلیمانی امور): جناب چیئرمین! معزز سینیٹر شیری رحمان صاحبہ نے اور ہمارے پارلیمانی لیڈر رانا ثناء اللہ صاحب نے جو بات کی ہے وہ یہ ہے کہ Question Hour اگر suspend کرنا چاہتے ہیں تو they should be taken as read. باقی ہمارا business بھی کوئی 15 منٹ کا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں نے یہی بات کی ہے۔ چلیں، علامہ صاحب! تھوڑا business ہو جائے پھر ہم اس کے بعد آپ کی بات کرا دیں گے۔ بالکل کر لیں گے، ٹھیک ہے؟ Question Hour ہے اور تھوڑا سا business ہے۔ جی، جی، ہم آپ کی بات سنیں گے۔ ہم یہیں بیٹھے ہیں۔ آپ کو time دیں گے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: رانا صاحب کا مائیک تو on کریں۔ جی، رانا صاحب۔

سینیٹر رانا ثناء اللہ خان: جناب چیئرمین! اب بات اس طرح سے طے ہوئی ہے، شیری رحمان صاحبہ نے جو بات کی ہے کہ 10 منٹ لیڈر آف اپوزیشن بات کر لیں گے۔ اس کے بعد 5 منٹ میں ہم جواب دے دیں گے اور اس کے بعد آپ business لے لیں۔ لیکن اب ایسا تو نہیں ہے کہ یہ تقاریر شروع کریں اور ایک گھنٹے تک تقاریر ہوتی رہیں اور اس کے بعد جو ہے وہ پھر ہم۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: علامہ صاحب! یہ بات مناسب ہے کہ آپ بات کر لیں۔ پھر رانا صاحب جواب دے دیں گے۔ اس کے بعد پھر ہم business لے لیتے ہیں۔ جی، ان کا مائیک کھولیں۔

سینیٹر راجہ ناصر عباس: جناب چیئرمین! میرا ایک سوال ہے کہ کیا یہ پھر 15 منٹ میں اپنا business ختم کر لیں گے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کی بات کا جواب دے دیں گے، پھر business شروع کر دیں گے۔

سینیٹر راجہ ناصر عباس: جواب نہیں، جو آپ business چلانا چاہتے ہیں، 15 منٹ میں ختم کر لیں گے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ہاں، تھوڑی دیر کا ہے۔ آپ پھر آرام سے بات کر لیجیے گا۔ جی، علامہ صاحب۔

Senator Raja Nasir Abbas, Leader of the Opposition

سینیٹر راجہ ناصر عباس (قائد حزب اختلاف): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ اور آپ کے توسط سے اس ایوان کی توجہ ایک انتہائی حساس اور اہم مسئلے کی طرف کرانا چاہتا ہوں اور یہ مسئلہ جو عمران خان صاحب کی صحت سے متعلق ہے۔ ہم چند روز پہلے بھی یہاں discuss کر چکے ہیں اور جناب وزیر قانون اعظم نذیر تارڑ صاحب نے ہمیں جواب دیا تھا کہ عمران خان صاحب کی صحت بالکل ٹھیک ہے اور کوئی ایسا بڑا مسئلہ نہیں ہے۔ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس پر پریشان ہوا جائے۔ لیکن ابھی سپریم کورٹ کی طرف سے جناب بیرسٹر سلمان صفدر صاحب کو جو ذمہ داری دی گئی۔ وہ تین گھنٹے تک جیل میں رہے اور اس کے بعد آ کر سپریم کورٹ میں جو رپورٹ جمع کرائی ہے، اس کے حوالے سے اس میں چند اہم باتیں ہیں جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

عمران خان صاحب کی آنکھ کی نظر اکتوبر تک 6/6 تھی اور وہ صحیح دیکھتے تھے۔ اس کے بعد آنکھ میں problem پیدا ہونا شروع ہوا تو انہوں نے جیل سپرنٹنڈنٹ سے کہا کہ میری آنکھ میں تکلیف شروع ہے، لیکن بے توجہی کی گئی اور negligence کی گئی، حتیٰ کہ criminal act کیا گیا۔ ایک قیدی جو انتہائی اہم ہے، جس کے بعد سب قیدیوں اور سب انسانوں کی جان بہت اہم ہے۔

(جاری ہے ---- T02)

T02-12Feb2026 Rafaqat Waheed/Ed: Irum 3:20 pm

سینیٹر راجہ ناصر عباس: (جاری) سب قیدیوں اور سب انسانوں کی جان بہت اہم ہے۔ ان کے حوالے سے یہ اہم ہے کہ پورے پاکستان اور دنیا میں لوگ ان کے ساتھ ہیں، ان کے ساتھ ان کے concerns ہیں، ان کی طرف ان کی توجہ ہے اور ان کے ساتھ ان کے دل جڑے ہوئے ہیں لیکن سپرنٹنڈنٹ جیل صاحب نے توجہ نہیں دی یا جن کو توجہ دینی چاہیے تھی، انہوں نے توجہ نہیں دی اور ڈاکٹرز کا مناسب بندوبست نہیں کیا

گیا۔ تین ماہ تک ایسے ہی رہے۔ پھر ان کی آنکھ کی بینائی مکمل چلی گئی۔ ان کو نظر نہیں آرہا تھا، انہوں نے پھر شکایت کی۔ جیل کے ڈاکٹر کو دکھایا گیا، اس نے کہا میرا تو مسئلہ ہی نہیں ہے، میں تو check ہی نہیں کر سکتا۔ پھر PIMS کے ڈاکٹر کو لے جایا گیا۔ پھر ان کو وہاں سے PIMS میں لے کر آئے۔ اسپیشلسٹ ڈاکٹر جو ان کی بیماری کے لیے ضروری تھا، وہ ان کے پاس نہیں تھا۔ اس کو نہیں دکھایا گیا۔ ان کی آنکھ کی بینائی 85% چلی گئی۔ جو ٹیکا لگایا گیا، اس کا کوئی خاص اثر نہیں ہوا۔

جناب عالی! یہاں ہمارے بھائی بیٹھے ہوئے ہیں، میرا ایک سوال ہے، آپ سب سیاستدان ہیں اور بہت پرانے سیاستدان ہیں۔ یہاں جو بیٹھے ہوئے ہیں، سینیئر سیاستدان ہیں، جو ہم پڑھتے تھے اور میں تو بہت دیر سے اس field میں آیا ہوں، سیاستدان ہیں، سمجھدار ہیں، ایک دوسرے کی مشکلات سے آشنا ہیں اور ان سب کو پتا ہے کہ یہ دکھ درد اور رنج کہاں سے جنم لیتے ہیں۔ کون لوگ ہیں جو یہاں تک حالات کو پہنچا دیتے ہیں۔ یہ ہمدردی کا مسئلہ ہے، انسانی مسئلہ ہے۔ میں شیری رحمان صاحبہ کی توجہ چاہوں گا کہ فقہ اسلام کے اندر اگر ایک آدمی کی ایک آنکھ ضائع کر دی جائے، اس کی بینائی چھین لی جائے تو اس کی جو دیت ہے، ایک complete انسان کے آدھے دیت کے برابر ہے۔ گویا آپ نے آدھا انسان قتل کر دیا ہے۔ یہ فقہ میں لکھا ہوا ہے۔ اگر اس آنکھ کی بینائی جتنے per cent چلی جائے گی، اس کا اتنے ہی per cent دیت ہوگا۔ یہ اس کی حد ہے۔ یہ خدا کی بارگاہ میں جرم ہے۔ یہ تعزیر نہیں ہے کہ قاضی کی صوابدید کے اوپر ہو۔ یہ اتنا بڑا جرم سرزد ہوا ہے کیونکہ وہ شخص آپ کی custody میں تھا۔ آپ نے انہیں check نہیں کروایا، ڈاکٹر کے پاس نہیں لے کر گئے۔ پھر اتنا شور کیا، کتنے عرصے سے ان کی ملاقاتیں بند ہیں۔

جناب عالی! یہاں خبریں آئی ہیں کہ طاقتور لوگ کہتے ہیں کہ ہم فلاں شخص کو eliminate کریں گے۔ کسی کو حق نہیں کسی کو دنیا سے ختم کرنا، قتل کرنا یا موت دے دینا۔ اللہ نے کسی کو یہ حق نہیں دیا۔ ایک بے گناہ انسان کا قتل، خدا کہتا ہے کہ تمام انسانوں کا قتل ہے۔ للہذا، یہ جو جرم ہوا ہے، پورے پاکستان کے عوام دیکھ رہے ہیں۔ آخر کب تک ہم سیاستدان آپس میں لڑتے رہیں گے اور اپنا نقصان کرتے رہیں گے۔ ہمیں کم از کم کسی ایک دن تو rule of law کے لیے، آئین کے لیے، سیاستدانوں کی عزت کے لیے اکٹھے ہونا چاہیے، مل جانا چاہیے۔ اتنا بڑا جرم، کسی کے ساتھ بھی ہو، میں کہتا ہوں کہ ایک عام قیدی کے ساتھ بھی نہیں ہونا چاہیے کیونکہ خدا کے ہاں تمام انسانوں کی، اگر ان کو نقصان پہنچتا ہے، دیت برابر ہے۔ ایک بے گناہ چپڑاسی مارا جائے، اتنی ہی دیت ہے جتنا کہ ایک بڑا آدمی مارا جائے۔ اللہ کی نگاہ سے سب انسان برابر ہیں لیکن

دیکھیں، اس ملک کے اندر کیا ہو رہا ہے۔ اس سے بڑی لاقانونیت کیا ہو سکتی ہے۔ غفور انجم صاحب کو change کیا گیا، پھر جو نیا سپرنٹنڈنٹ جیل آیا، ان کو بھی شکایت کرتے رہے، پھر ان کو PIMS کے ڈاکٹر سے check کرانے میں کافی دن لگ گئے۔ میری گزارش یہ ہے کہ فوری طور پر، حکومت موجود ہے، ان کے پاس power ہے، execute کرنے والی power ان کے پاس ہے، ہم ان سے پوچھیں گے، اگرچہ ہمیں پتا ہے کہ اصل مجرم کون ہے لیکن سامنے یہ ہیں، یہ ہمارے بھائی ہیں، ہم ان سے پوچھیں گے اور ان کی ذمہ داری ہے، ان کے کنٹرول میں ہے، اڈیالہ جیل پنجاب کے area میں آتا ہے، یہ ذمہ دار ہیں۔ ان کی مرضی کے مطابق، انہوں نے کہا ہے ڈاکٹر فیصل اور ڈاکٹر عاصم، جو ان کے personal ڈاکٹر بھی رہے ہیں اور specialists بھی ہیں، وہ کہتے ہیں کہ پنڈی اسلام آباد میں دو ہی ڈاکٹرز ہیں جو اس بیماری کے specialists ہیں۔ ایک ڈاکٹر عامر اعوان ہیں اور دوسرے ڈاکٹر میجر جنرل (ر) مظہر اسحاق ہیں۔ یہ پنڈی اسلام آباد میں دو specialist doctors ہیں۔ ان سے علاج کروایا جائے۔ پھر یہ check بھی ہونا چاہیے۔ یہ جو آنکھ کی اتنی بینائی چلی گئی، پہلے آنکھ کی بینائی بالکل ختم ہو گئی تھی، یہ جو crime ہوا ہے، اس کا ذمہ دار کون ہے۔ ذمہ دار کا تعین ہونا چاہیے۔ اس کو باقاعدہ سزا ملنی چاہیے۔ اگر ہم اسی طرح جرائم کے ساتھ آگے بڑھتے رہیں گے تو بہت بڑا نقصان ہو سکتا ہے۔ میں نے کل جناب رانا ثنا صاحب سے بھی کہا تھا، خدانخواستہ اس ملک میں کوئی ایسا حادثہ نہ ہو جائے جو اتنے فاصلے پیدا کر دے کہ پھر ہم اکٹھے بیٹھ بھی نہ سکیں، بات بھی نہ کر سکیں، ہر چیز رک جائے۔ اس لیے یہ جو جرم ہوا ہے، یہ خدا کی بارگاہ میں جرم ہے۔

اللہ انسانوں کی جانوں کا مالک ہے۔ اس لیے ہم خودکشی نہیں کر سکتے کیونکہ ہمارا مالک اللہ ہے۔ چونکہ وہ ہماری جان کا مالک ہے، ہم خودکشی نہیں کر سکتے۔ کسی بے گناہ کو قتل نہیں کر سکتے چونکہ وہ ہماری جانوں کا مالک ہے۔ جہاں کسی کی جان لی جا سکتی ہے، خدا نے جگہیں بتائی ہیں۔ کہاں لے سکتے ہیں؟ کوئی قاتل ہے، اس کو سزا دے دو۔ مفسد فی الارض ہے، اس کو سزا دے دو۔ محارب ہے، اس کو سزا دے دو لیکن خان صاحب پر کوئی ایک چیز بھی fit نہیں آتی۔ وہ پاکستان کے باوقار شہری بھی ہیں اور پاکستان کے ایک باوقار سیاستدان بھی۔ لہٰذا، اس معاملے کی تحقیقات ہونی چاہییں۔ کون جوابدہ ہے؟ پلیز، خدا گواہ ہے، چونکہ میں بہت دفعہ کہہ چکا ہوں، ظالم جو بھی ہو، اس کے مقابلے میں کھڑے ہونا چاہیے۔ اگر ظالم بھی مظلوم ہو، اس کے ساتھ کھڑے ہونا چاہیے۔ ظالم پر بھی کسی کو ظلم کرنے کا حق نہیں ہے۔ فرعون پر بھی کسی کو ظلم کرنے کا حق نہیں ہے۔ اس لیے یہ ظلم ہوا ہے۔ ایک انسان کی آنکھ چلی جائے، اس کی treatment ہی نہ کی جائے۔ Negligence ہو، پھر کہا جائے نہیں، وہ بالکل

ٹھیک ہے، کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ جناب خان صاحب سے اگر ان کی فیملی کی ملاقاتیں ہوتی رہتیں تو شاید یہاں تک نوبت نہ آتی۔ خبریں پہلے آچکی ہوتیں اور چیزیں ٹھیک ہوتیں۔ اس میں حکومت کا بھی فائدہ ہے۔ ابھی پورا پاکستان کس کے خلاف بولے گا۔ کس کو کٹہرے میں کھڑا کرے گا۔ آخر کار اس کا کوئی جواب نہیں ہے، کوئی انسان اس کو جائز قرار نہیں دے سکتا۔ کوئی انسان بھی نہیں کہہ سکتا کہ یہ ٹھیک ہوا ہے، 2018 میں ایسے ہوا تھا، اب ٹھیک ہوا ہے۔ فلاں جگہ ایسے تھا، اب ٹھیک ہوا ہے۔ اس طرح کی بات کوئی نہیں کہہ سکتا۔ اس کے بارے میں کسی کے پاس کوئی عذر نہیں ہے۔ اگر عذر لائے گا، اس کا مطلب ہے کہ وہ بھی ظالموں کا ساتھی ہے۔ وہ بھی مجرموں کا ساتھی ہے۔

جناب عالی! ہم نے حلف اٹھایا ہوا ہے۔ قائد اعظم کی تصویر ہے، اللہ کے نام ہیں، آیت الکرسی ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریاں آئین اور دستور کے مطابق انجام دیں گے۔ کیا میں اپنے بھائیوں، سب سے پوچھتا ہوں کہ کیا پاکستان کے عوام کے fundamental rights کا دفاع کرنا ہماری ذمہ داری نہیں ہے؟ ان کے civil rights کا دفاع کرنا ہماری ذمہ داری نہیں ہے؟ کیا ہم کوئی بہانہ بنا سکتے ہیں کہ چونکہ فلاں نے ایسے کیا تھا، اب ایسے ہونا چاہیے۔ پاکستان کے اندر قانون میں ایک آدمی قاتل ہے، کیا قاتل کو اس کے گھر میں مخالفین قتل کر سکتے ہیں؟ آپ اس پر 302 کا کیس بناتے ہیں اور اس کو جیل میں ڈالتے ہیں کہ تمہیں کس نے حق دیا ہے کہ تم خود قانون کو اپنے ہاتھ میں لو اور کسی کو قتل کرو، یہ کورٹ کا حق ہے۔ اگر ایسا کریں گے تو ملک جنگل بن جائے گا۔ ہر کوئی خود انتقام لینا شروع کر دے گا۔ اگر rule of law نہیں ہوگا تو پھر ملک جنگل بنے گا۔ ہر کوئی کہے گا عدلیہ کو چھوڑو، عدالتوں کو چھوڑو، ہم اپنا انتقام خود لیتے ہیں اور اپنا حساب کتاب خود کرتے ہیں۔ حکومتیں بنتی ہی اس لیے ہیں کہ لوگ پر امن طریقے سے رہ سکیں۔ ان کو ان کے حقوق ملیں۔ میں نے اس دن بھی کہا تھا جس پر ہمارے دوستوں نے اعتراض کیا تھا، آپ مجھے بتائیں حکومت کیوں ضروری ہے۔ ایک ملک یا سوسائٹی کے اندر حکومت کیوں ضروری ہے؟ نمبر ایک، ان کی جان محفوظ رہے۔ نمبر دو، ان کا مال، ان کی ناموس اور باقی چیزیں محفوظ رہیں۔ جان یعنی right to live پوری دنیا کے تمام مکاتب فکر، ادیان، معاشروں میں اس کو نمبر ون قرار دیا گیا ہے۔ کسی کو بھی right to live کو violate کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ کسی نبی کو اجازت نہیں ہے۔ کسی کو اجازت نہیں ہے۔ لہٰذا، اللہ کی نگاہ میں انسانوں کی جان بہت قیمتی ہے۔ میں نے ایک جملہ اپنے استاد سے سیکھا ہے کہ بعض اوقات بجلی کی جو تاریں ہوتی ہیں، ان میں سے ایک تار ایسی ہوتی ہے، اگر وہ کٹ جائے تو پوری بجلی ختم ہو جاتی ہے، روشنی چلی جاتی ہے۔ انسانوں کی زندگی کی تار خدا کی نگاہ میں اس طرح

سے آپس میں جڑی ہوئی ہے، ایک انسان کی زندگی کی تار کو کاٹیں، قرآن کہتا ہے کہ آپ نے تمام انسانوں کی زندگی کی تار کاٹی ہے۔آپ ایک کے نہیں، تمام انسانوں کے قاتل ہو۔

ہم یہاں ریاستِ طیبہ کی بات کرتے ہیں۔ کیا ریاست طیبہ میں ایسے ہوتا ہے؟ کیا قرآن اس کی اجازت دیتا ہے؟ کیا دین اس کی اجازت دیتا ہے؟ میں نے جو وعدہ کیا تھا، میں اپنی بات کو ختم کرتا ہوں۔ (جاری۔۔۔T03)

T03-12Feb2026 Abdul Razique/Ed: Iram Shafique 03:30 p.m.

سینیٹر راجہ ناصر عباس: (۔۔۔۔جاری) میں نے جو وعدہ کیا تھا بس ختم کر رہا ہوں۔ لہٰذا ہم اس وقت تمام Human Rights کی بین الاقوامی تنظیموں اور تمام بین الاقوامی سفیروں کو اس ظلم کی تفتیش کے لیے دستاویز بھیج رہے ہیں۔ میں بعنوان ایوان سینیٹ اور اپوزیشن لیڈر کے طور پر انہیں یہ بھیج رہا ہوں کہ اس ظلم کو روکا جائے۔ آخر کیوں ہوتا ہے؟ ہم کیوں باہر جا رہے ہیں؟ کیوں مفلوج ہو رہے ہیں؟ کیوں ہمیں دیوار کے ساتھ لگایا جا رہا ہے؟ میں پھر کہتا ہوں کہ سیاستدان آگے بڑھیں۔ Political power کو practice کرنا ہے اور یہ سیاستدانوں کا حق بھی ہے اور آئین بھی انہیں اس کی طاقت دیتا ہے۔ کسی اور کے ہاتھ میں یہ power نہ جانے دیں۔ پھر نہ کہا جائے کہ چونکہ پہلے ایسے تھا تو ابھی ایسا ہو رہا ہے۔ بھئی آج روکو اور آج کھڑے ہو جاؤ۔ آپ کھڑے ہو تو ہم آپ کا ساتھ دیں گے۔ اس لیے ضروری ہے کہ کوئی ایسے حادثے نہ جنم لیں کہ پھر یہاں پر کوئی بات ہی نہ ہو سکے اور بالکل کچھ نہ ہو سکے۔ پھر ساری باتیں سڑکوں پر ہوں اور لڑائیوں میں ہوں۔ پھر آپ کتنے لوگوں کو قتل کریں گے۔ ہم آگے کھڑے ہوں گے اور خدا گواہ ہے کہ نہیں بھاگیں گے۔ ہم نہیں بھاگیں گے۔ آپ کتنوں کو گولی مارو گے، پہلے ہم سینوں پر گولی کھائیں گے۔ ہم کسی سے بھی ڈرنے والے نہیں ہیں۔ کوئی کتنا بھی طاقتور کیوں نہ ہو، ہم ہر ظالم کے مقابلے میں کھڑے ہوں گے چاہے اس کا جو بھی منصب اور عہدہ ہو۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ ہمارے سیاستدان، بزرگان، رانا صاحب اور باقی لوگ یہاں بیٹھے ہیں، شیری رحمان بیٹھی ہیں۔ آپ سارے seasoned سیاستدان ہیں۔ ان چیزوں کو ٹھیک کریں اور ان کی ملاقاتیں بھی شروع کرائیں۔ میں کہتا ہوں کہ ہم عمران خان کی رہائی کی بات نہیں کرتے بلکہ ہم ان کے مکمل اور بہترین علاج کی بات کرتے ہیں اور دوسرا انہیں انصاف دینے کی بات کرتے ہیں۔ بس اسی کی بات کرتے ہیں۔ کوئی نہیں کہتا کہ ان پر رحم کھایا جائے۔ وہ کسی سے رحم مانگتا ہی نہیں ہے، شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ۔ جی رانا ثناء اللہ صاحب۔

Senator Rana Sanaullah Khan, Advisor on the Political Affairs

سینیٹر رانا ثناء اللہ خان (مشیر برائے سیاسی امور): شکریہ، جناب چیئرمین! صحت اور علاج ہر انسان کا بنیادی حق ہے اور آئین اور قانون اس کا تحفظ دیتا ہے۔ کسی بھی انسان کی صحت پر سیاست بالکل حرام ہے اور نہیں ہونی چاہیے۔ جو بھی کرے، وہ غلط کرے گا لیکن معاملہ یہ ہے کہ اس مسئلے کو ایک جرم سے اور ایک مجرمانہ فعل سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ جو رپورٹ سلمان صفدر صاحب نے پیش کی ہے، وہ as friend of the Court جیل میں تشریف لے گئے تھے اور وہاں انہوں نے تین، ساڑھے تین گھنٹے وقت گزارا۔ اس کے بعد انہوں نے جو رپورٹ دی ہے، اس میں انہوں نے ان تمام سہولتوں کا ذکر کیا ہے۔ وہاں پر صفائی، باورچی کی موجودگی، ان کے سیل نما جو کمرے یا جو بھی احاطہ انہیں دیا گیا ہے، وہاں پر جو exercise machines ہیں، انہیں ناشتہ lunch, dinner اور میڈیکل کی سہولتیں دی گئی ہیں جن کے متعلق ہمارے بھائی تسلسل سے یہ کہتے آرہے تھے کہ ان کی سہولتیں چھین لی گئی ہیں، انہیں وہاں پر قید تنہائی میں رکھا گیا ہے، وہاں ان پر ظلم ہو رہا ہے، انہیں تمام سہولتوں سے محروم کرکے انہیں کھانا نہیں دیا جا رہا ہے اور انہیں کوئی سہولت نہیں دی جا رہی ہے۔ اس تمام پراپیگنڈے کی جو پچھلے چار، پانچ ماہ سے ہو رہا ہے، اس کی تردید سلمان صفدر صاحب کی رپورٹ نے کی ہے اور سپرٹینڈنٹ جیل کی رپورٹ نے بھی کی ہے۔ چیف جسٹس نے خود کہا کہ دونوں رپورٹیں ایک جیسی ہیں۔ سلمان صفدر صاحب نے یہ نہیں کہا کہ عمران خان صاحب کی شکایت کرنے پر ان کا علاج نہیں کروایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ان کا علاج کروایا گیا ہے لیکن وہ اس علاج سے مطمئن نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کے مزید علاج کے لیے یا ان کے choice کے ڈاکٹر یا specialist doctors انہیں دیکھ لیں یا ان کا علاج کریں۔ اس سے اور بہتر کسی جگہ پر ان کے مرض کو diagnose کروایا جائے۔ یہ ہے اس رپورٹ میں۔

جناب، معاملہ یہ ہے کہ آپ یہ فرما رہے ہیں کہ مسلسل انہیں علاج سے محروم رکھا گیا اور انہوں نے شکایت کی۔ انہوں نے جب شکایت کی، جیل کا hospital record اس بات کا گواہ ہے کہ فوری طور پر وہاں جو ڈاکٹر available تھا، اس نے ان کا معائنہ کیا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی دانست میں ان کا کیس refer کیا اور refer کرنے کے بعد جو specialist doctors تھے، انہوں نے جا کر انہیں چیک کیا۔ اس کے بعد انہوں نے جو diagnose کیا اور جو علاج مناسب سمجھا، اس کے مطابق پھر پمز میں انہیں وہ علاج

مہیا کیا گیا۔ اب معاملہ یہ ہے کہ اس پر سیاست کرنا یا اس معاملے کو سیاسی انداز میں اس طرح سے آگے بڑھانا کہ اسے کسی اور کا جرم بنانا اور یہ کہنا کہ جی یہ بہت بڑا جرم ہوا ہے، یہ جان بوجھ کر کیا گیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر Government side سے یا jail authorities side سے عمران خان صاحب یا وہاں پر جتنے بھی لوگ موجود ہیں، کسی کی بھی صحت پر کوئی اپنا اختیار اس وقت exercise کرے یا اس پر سیاست کرے تو اس سے بڑا جرم کوئی نہیں ہے لیکن انہی حقائق کو بنیاد بنا کر کوئی اور چاہے کہ وہ سیاست کرے گا تو اس سے بھی پھر بڑا جرم کوئی نہیں ہے۔ ان کا جو علاج ہے، جن سہولتوں کی میں نے بات کی اور اس متعلق بھی جو بات ہوتی رہی ہے، وہ اس رپورٹ کے آنے سے غلط ثابت ہوئی ہے۔ ان کا علاج ممکن تھا۔ ملک میں، جیل میں یا اس کے بعد پمز میں کیونکہ پمز پاکستان کا بہت بڑا health institute ہے، وہاں پر جو specialists available ہیں، وہ بہت بہتر درجے کے specialist ہیں۔ ان سے بھی کوئی اور بہتر ہو سکتا ہے۔ اگر cancer hospital میں کوئی eye specialist ہے، وہ Mayo Hospital یا PIMS سے بہتر ہو سکتا ہے اور وہاں پر انہیں اس لیے رکھا گیا ہے کہ کبھی کوئی آنکھ کا problem ہوگا تو پھر وہ وہاں پر چیک کیا جائے گا۔ چلیں اس سے بھی چیک کروایا جا سکتا ہے۔ اس بارے میں سپریم کورٹ نے وہ دونوں reports جو Superintendent Jail اور سلمان صفدر صاحب نے دی ہیں، انہیں پوری طرح دیکھ کر اور examine کرنے کے بعد اس کے مطابق انہوں نے Government کو directions دی ہیں کہ مزید کسی specialist سے انہیں چیک کروایا جائے۔ Government کی طرف سے وہاں اٹارنی جنرل صاحب نے اس بات کی پوری طرح سے یقین دلائی ہے۔

جناب، یہاں پر معزز اپوزیشن لیڈر اور جو ممبران موجود ہیں، اس رپورٹ کے مطابق سلمان صفدر صاحب یا جو آپ کے وکلاء ہیں، ان سے بیٹھ کر جو معاملات طے ہوئے ہیں۔ بالکل وہاں پر بات ہوئی ہے اور یہ میرے علم میں ہے کہ وہاں پر meeting ہوئی ہے۔ اس meeting میں جو بھی طریقہ کار یا جو بھی ڈاکٹر جس سے انہیں check کرانا یا further diagnose کروانا ہے، وہ طے ہو گیا ہے اور اس کے مطابق کرایا جائے گا۔ میں Opposition ممبران اور Leader of the Opposition سے یہ گزارش کروں گا کہ زور دے کے جو بات آپ ہمیں کہہ رہے ہیں کہ کسی کی صحت پر سیاست نہیں ہونی چاہیے، کسی کی صحت پر اس قسم کا انداز نہیں ہونا چاہیے کہ آپ کسی کی صحت سے اپنی سیاست کو بہتر کرنے کے لیے اور اسے آگے بڑھانے کے لیے کسی کا نقصان کریں تو میں ان

سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ یہ اصول، ضابطہ اور طریقہ کار جو ہمیں بتا رہے ہیں اور Government سے توقع کر رہے ہیں تو یہ آپ پر بھی اسی طرح سے لاگو ہوتا ہے۔ آپ کو بھی اس معاملے میں ما سوائے اس کے کہ اب یہ معاملہ سپریم کورٹ اور چیف جسٹس آف پاکستان کے پاس ہے تو اگر آپ اس میں بھی further کوئی چیز چاہتے ہیں تو آپ وہاں پر مزید petition کر سکتے ہیں اور بات کر سکتے ہیں۔ راجہ صاحب، آپ بھی مہربانی کر کے اس معاملے پر سیاست نہ کریں، بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جو کچھ چیزیں طے ہو گئی تھیں، ان پر بات ہو گئی۔ باقی سب بعد میں بات کریں گے۔ We may now take up Questions.

(اس موقع پر پی ٹی آئی اراکین اپنی نشستوں پر کھڑے ہو کر احتجاج کرنے لگے)

Mr. Presiding Officer: Question No. 52. Senator Shahadat Awan.

(Interruption)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی طارق فضل چوہدری صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب چیئرمین، میری گزارش یہ ہے کہ جیسے ابھی Leader of the Opposition نے بات کی تھی۔۔۔

(T04 جاری۔۔۔۔۔)

T04-12Feb2026 Babar/Ed:Waqas 3:40PM

جناب پریزائڈنگ آفیسر: (جاری۔۔) جی، منسٹر طارق فضل چوہدری صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب چیئرمین، میری گزارش یہ ہے کہ جس طرح Leader of Opposition نے بات کی تھی اور یہ طے ہوا تھا کہ سب سے پہلے Opposition Leader بات کریں گے، اس کے بعد ہمارے Parliamentary leader اس کا جواب دیں گے، اور اس کے بعد question hour کو suspend کیا جائے گا، اور یہ important business ہے، اس کو لیا

جائے گا، تو kindly question hour suspend کیا جائے اور business لیا جائے، اور اس کے بعد جو تقاریر کرنی ہیں وہ کر لی جائیں۔

جناب پریزائڈنگ آفیسر: آپ motion move کر دیں۔

Motion under Rule 263 moved for Dispensation of Question Hour

Dr. Tariq Fazal Chaudhry: It is moved under Rule 263 of Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 that requirements of Rule 41 of the said Rules regarding question hour be dispensed with for today's sitting of the Senate.

Mr. Presiding Officer: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

(The Members of Opposition continued protesting)

Leave of Absence

Mr. Presiding Officer: Senator Saeed Ahmed Hashmi has requested for the grant of leave from 10th to end of current session due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Presiding Officer: Senator Quratulain Marri has requested for the grant of leave from 9th February to 12th February 2026 due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Presiding Officer: Senator Zamir Hussain Ghumro has requested for the grant of leave for 6th February 2026 due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave than granted)

Mr. Presiding Officer: Senator Ahmed Khan has requested for the grant of leave for 6th and 9th February 2026 due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Presiding Officer: Senator Mohsin Aziz has requested for the grant of leave from 2nd February to 6th February 2026 due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

جناب پریزائڈنگ آفیسر: یہ leave applications لے لیں اسکے بعد آپ بات کر لیں۔

سینیٹر شہادت اعوان: میرا یہ کہنا ہے کہ اپوزیشن کے احتجاج کی وجہ سے questions اگر table پر lay ہو جائینگے اور اس پر محنت بھی بہت ہوئی ہے۔

Mr. Presiding Officer: The question hour is suspended. You may put it in next session agenda. Senator Atta Ul Haq has requested for the grant of leave for 9th February 2026 due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Presiding Officer: Senator Muhammad Ishaq Dar has requested for the grant of leave for 10th February 2026 due to official engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Presiding Officer: Senator Syed Waqar Mehdi has requested for the grant of leave for 6th February 2026 due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Presiding Officer: Senator Anusha Rahman Ahmad Khan has requested for the grant of leave for 6th, 12th and 13th February 2026 due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Presiding Officer: Minister for National Food Security, Rana Tanvir Hussain has requested for the grant of leave from 9th to 15th February 2026 due to his official visit abroad. Is leave granted?

(Leave was granted)

(اس موقع پر اپوزیشن اراکین احتجاج کرتے رہے)

جناب پریزائڈنگ آفیسر : دیکھیں ابھی تو اجلاس چل رہا ہے، ہم سب یہاں بیٹھے ہیں کہیں نہیں جا رہے، سب کو بولنے کا موقع ملے گا، ابھی business لینے دیں۔ جی سینیٹر طال چوہدری صاحب۔

Consideration and Passage of [The Pakistan Citizenship (Amendment) Bill, 2026

Senator Muhammad Tallal Badar (State Minister for Interior and Narcotics Control): I raise to move that the Bill further to amend the Pakistan Citizenship Act, 1951 [The Pakistan Citizenship (Amendment) Bill, 2026], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

Mr. Presiding Officer: Is it opposed? The bill stands refered to the Standing Committee concerned.

Senator Muhammad Tallal Badar: Sir, consider it as it is passed from the National Assembly kindly pass it.

Mr. Presiding Officer: Madam Senator Sherry Rehman sahiba put your review on this.

سینیٹر شیری رحمان: یہ Mustafa Impex bills ہیں اور صرف procedural چیزیں ہیں۔ Prime Minister کو Federal Government سے substitute کرنا ہے۔

Mr. Presiding Officer: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: I now read the second reading of the bill. Clause 2 there is no amendment in Clause 2 so I now put the this Clause before the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is carried and Clause 2 stands part of the bill. Clause 1 the preamble and title of the bill. We now take up the Clause 1 the

preamble and title of the bill. The question is that Clause 1 the preamble and title do stand part of the bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is carried and Clause 1, the preamble and title stands part of the Bill.

(اس موقع پر اپوزیشن اراکین احتجاج کرتے رہے)

Mr. Presiding Officer: Order No.21.

Senator Muhammad Tallal Badar:I raise to move that the Bill further to amend the Pakistan Citizenship Act, 1951 [The Pakistan Citizenship (Amendment) Bill, 2026], be passed.

Mr. Presiding Officer: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is carried and Bill stands passed. Order No.03. Senator Bushra Anjum Butt, Chairperson, Standing Committee on Federal Education and Professional Training may move order No.03. Yes Senator Afnan Ullah you may move on behalf of her.

(اس موقع پر اپوزیشن اراکین احتجاج کرتے رہے)

Motion under rule 191, moved on behalf of Chairperson, Standing Committee on Federal Education and Professional Training on a point of public importance regarding harassment of women by Chancellor of Federal Urdu University

Senator Dr. Afnan Ullah Khan : I, Senator Dr Afnan Ullah Khan on behalf of Senator Bushra Anjum Butt, Chairperson, Standing Committee on Federal Education and Professional Training, move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on a point of public importance raised by Senator Syed Masroor Ahsan on 5th December, 2025, regarding harassment of women by Chancellor of Federal Urdu University, may be extended for a period of sixty days with effect from 5th February, 2026.

Mr. Presiding Officer: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

T05-12FEB2026 Taj/Ed. Waqas 03:50 p.m.

Mr. Presiding Officer: I now put the motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Order No. 4. Senator Syed Ali Zafar, Chairman, Standing Committee on Information and Broadcasting, may move Order No. 4. On his behalf Senator Jan Muhammad, please move Order No. 4.

Motion under Rule 194 (1) moved on behalf of Chairman, Standing Committee on Information and Broadcasting, on [The Motion Pictures (Amendment) Bill, 2024]

Senator Jan Muhammad: On behalf of Chairman, Standing Committee on Information and Broadcasting, I move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules

of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on a Bill further to amend the Motion Pictures Ordinance, 1979 [The Motion Pictures (Amendment) Bill, 2024], may be extended for a period of sixty days with effect from 8th February, 2026.

Mr. Presiding Officer: I now put the motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Order No. 5, Senator Faisal Saleem Rehman, Chairman, Standing Committee on Interior and Narcotics Control, may move Order No. 5.

<u>Presentation of report of the Standing Committee on Interior and Narcotics Control on [The Prevention of Electronic Crimes (Amendment) Bill, 2025]</u>

Senator Faisal Saleem Rehman: I, Chairman, Standing Committee on Interior and Narcotics Control, present report of the Committee on a Bill further to amend the Prevention of Electronic Crimes Act, 2016 [The Prevention of Electronic Crimes (Amendment) Bill, 2025] introduced by Senator Anusha Rahman Ahmad Khan on 1st December, 2025.

Mr. Presiding Officer: Report stands laid. Order No. 6, Senator Faisal Saleem Rehman, Chairman, Standing Committee on Interior and Narcotics Control, may move Order No. 6.

<u>Presentation of report of the Standing Committee on Interior and Narcotics Control on a point of public importance regarding failure of police to arrest the killers of brother and nephew of Senator Muhammad Aslam Abro</u>

Senator Faisal Saleem Rehman: I, Chairman, Standing Committee on Interior and Narcotics Control, present report of the Committee on a point of public

importance raised by Senator Muhammad Aslam Abro on 25th July, 2025, regarding failure of Police to arrest the killers of his brother and nephew.

Mr. Presiding Officer: Report stands laid. Order No. 7, Mr. Attaullah Tarar, Minister for Information and Broadcasting, may move Order No. 7. On his behalf Dr. Tariq Fazal Chaudhry, Minister for Parliamentary Affairs, please move Order No.7.

Consideration and passage of [The Pakistan Electronic Media Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2026]

Dr. Tariq Fazal Chaudhry (Minister for Parliamentary Affairs): On behalf of Minister for Information and Broadcasting, I move that the Bill further to amend the Pakistan Electronic Media Regulatory Authority Ordinance, 2002 [The Pakistan Electronic Media Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2026], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

Mr. Presiding Officer: Is it opposed?

Dr. Tariq Fazal Chaudhry: No Sir.

Mr. Presiding Officer: I now put the motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Second reading of the Bill. Clauses 2 to 6. There is no amendment in clauses 2 to 6, so I will put these clauses before the House as one question. The question is that clauses 2 to 6 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clauses 2 to 6 stand part of the Bill. We may now take up Clause 1, the Preamble and the Title, of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title, do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 1, the Preamble and the Title, stands part of the Bill. Order No. 8, Mr. Attaullah Tarar, Minister for Information and Broadcasting, may move Order No. 8. On his behalf Dr. Tariq Fazal Chaudhry, please move Order No. 8.

Dr. Tariq Fazal Chaudhry: On behalf of Minister for Information and Broadcasting, I move that the Bill further to amend the Pakistan Electronic Media Regulatory Authority Ordinance, 2002 [The Pakistan Electronic Media Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2026], be passed.

Mr. Presiding Officer: I now put the motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is adopted and the Bill stands passed. Order No. 9, Mr. Attaullah Tarar, Minister for Information and Broadcasting, may move Order No. 9. On his behalf Dr. Tariq Fazal Chaudhry, please move Order No.9.

Consideration and passage of [The Newspaper Employees (Conditions of Service) (Amendment) Bill, 2026]

Dr. Tariq Fazal Chaudhry: On behalf of Minister for Information and Broadcasting, I move that the Bill further to amend the Newspaper Employees (Conditions of Service) Act, 1973 [The Newspaper Employees (Conditions of Service) (Amendment) Bill, 2026], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

Mr. Presiding Officer: I now put the motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Second reading of the Bill. Clauses 2 to 4. There is no amendment in clauses 2 to 4, so I will put these clauses before the House as one question. The question is that clauses 2 to 4 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clauses 2 to 4 stand part of the Bill. We may now take up Clause 1, the Preamble and the Title, of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title, do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 1, the Preamble and the Title, stands part of the Bill. Order No. 10, Mr. Attaullah Tarar, Minister for Information and Broadcasting, may move Order No. 10. On his behalf Dr. Tariq Fazal Chaudhry, please move Order No. 10.

Dr. Tariq Fazal Chaudhry: Sir, on behalf of Minister for Information and Broadcasting, I move that the Bill further to amend the Newspaper Employees (Conditions of Service) Act, 1973 [The Newspaper Employees (Conditions of Service) (Amendment) Bill, 2026], be passed.

Mr. Presiding Officer: I now put the motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is adopted and the Bill stands passed. Order No. 11, Minister-in-Charge, Cabinet Secretariat, may move Order No. 11.

Motion under Rule 263 moved for dispensation of rules

Dr. Tariq Fazal Chaudhry: Sir, I, as Minister-In-Charge, Cabinet Secretariat, beg to move under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the requirement of Rule 120 of the said Rules regarding

notice period be dispensed with in order to take into consideration at once the Bills at Orders No. 12 to 25, as passed by the National Assembly.

Mr. Presiding Officer: I now put the motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is carried. Order No. 12, Minister-in-Charge, Cabinet Secretariat, may move Order No. 12.

<u>Consideration and passage of [The Cannabis Control and Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2026]</u>

Dr. Tariq Fazal Chaudhry: Sir, I, as Minister-in-Charge, Cabinet Secretariat, move that the Bill to amend the Cannabis Control and Regulatory Authority Act, 2024 [The Cannabis Control and Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2026], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

Mr. Presiding Officer: Is it opposed?

Dr. Tariq Fazal Chaudhry: No Sir.

Mr. Presiding Officer: Yes, Minister for Law and Justice.

<u>Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice</u>

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ (وزیر برائے قانون وانصاف): جناب! صرف یہ استدعا تھی کہ یہ دو دو ترامیم ہیں، صرف word "Federal Government" کو change with the "appropriate Division" کیا جا رہا ہے۔ 2016 سے پہلے Division concerned یہ سارے کام کرتی تھی۔ کئی مرتبہ اخبار اشتہار دے دیں، کوئی چھوٹا سا بھی کام ہے تو word Federal Government means کہ وہ Division concerned ہوگی۔ سپریم کورٹ نے اس کی تشریح کی کہ نہیں، جہاں پر Federal Government ہے، وہاں پر Cabinet کو بھیجیں۔ انہوں نے ساتھ یہ بھی کہا کہ آپ اس میں مناسب درستی کر سکتے ہیں، جو روز مرہ کے کام ہوں ان کے لیے Division concerned ہو۔ یہ ساری وہ ترامیم ہیں۔

یہ بل کوئی چار ماہ سے پڑے ہوئے تھے۔ قومی اسمبلی سے پوری scrutiny کے بعد نکلے ہیں۔ جناب! میری استدعا ہوگی کہ یہ passage میں ڈال دیں۔ یہ جیسے pass ہو جائے تو کچھ legislative business بھی ہو جائے، باقی باتیں تو ساتھ چلتی ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: قائد حزب اختلاف صاحب! اس Bill میں آپ نے کوئی رائے دینی ہے؟ (جاری۔۔۔T06)

T06-12Feb2026 Ali/Ed: Shakeel 04:00 pm

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: قائد حزب اختلاف صاحب اس Bill پر آپ نے کوئی رائے دینی ہے؟

سینیٹر راجہ ناصر عباس (قائد حزب اختلاف): ہم نے دیکھا ہی نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کے پاس Agenda پڑا ہے، اس میں موجود ہے یہ۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: یہ سارے Bills کل سے OD پر تھے۔ صرف ایک ایک amendment ہے، لفظ Federal Government کو concerned Division کے ساتھ۔ ٹھیک ہے، آپ نظر ڈال دیں، کل Doctor Sahib پھر آپ کروا دیں، کل کے OD میں سارے ڈال دیں۔ یہ پانچ منٹ کا کام ہے، صرف ایک ایک amendment ہے۔ کل کے OD کی کیا position ہے؟ ہاں تو ٹھیک ہے، یہ کل پر لے جائیں۔ یہ سارے ساتھ لگے ہوئے ہیں، آپ کی table پر ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جو Agenda ہے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: وہ تو پاس ہو گیا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جو ہو گئے ہیں وہ ہو گئے ہیں۔ ہم Order No. 25 کل کے لیے defer کر رہے ہیں۔

Senator Azam Nazeer Tarar: For tomorrow, thank you Sir.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: Friday کو ہوگا، ایک منٹ ابھی۔ Order No. 26, Senator Zeeshan Khan Zada Calling Attention Notice.

سینیٹر ذیشان خانزادہ: شکریہ جناب چیئرمین ، یہ pictures باقی حکومتوں میں لوگوں نے تصویریں لگائی ہیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہاں ruling کی بات ہوئی ہے کہ pictures نہیں لگائی جائیں گی۔ راجہ صاحب، یہاں rulingکی بات ہوئی ہے کہ House میں pictures ہیں لگائی جائیں گی۔ تو مہربانی کر کے ان کو ہٹوا دیں۔

سینیٹر ذیشان خانزادہ: جناب چیئرمین، میں گزارش کرنا چاہوں گا۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہاں پر Chairman and Deputy Chairman Sahib کی ruling ہے۔ ایک منٹ، آپ Minister Sahib کی بات سن لیں، جی اعظم نذیر صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: بڑے ادب سے، ہم ماحول خراب نہیں کرتے، آپ نے بات بھی کرنی ہے۔ Symbolically کبھی ایک آدھ مرتبہ ہوا ہو گیا۔ یہ ہمارے rules میں provided نہیں ہے۔ ایوان اس chamber کی ایک بڑی sanctity ہے ، یہاں پر Non-Member پاؤں نہیں رکھ سکتے، ہم نے اگر House میں کبھی بھی بہت بڑی شخصیات کو بھی بلایاتو پہلے اسے Committee of Wholeمیں convert کیا، ہم یہاں پر پانی نہیں پیتے، ہم سگریٹ نوشی نہیں کرتے، ہم یہاں بیٹھ کر چیزیں نہیں کھاتے ہیں کیونکہ یہ ہمارے rules میں provided ہے۔ ہمارے بڑوں نے جب آئین بنایا اور اس کے تابع یہ rules making کی تو یہ ساری باتیں لکھیں۔آپ میری بات سن لیں please, میں بڑے تحمل سے بات کر رہا ہوں، اگر آپ نے اسی طرح کرنا ہے تو پھر شور شرابا ہی رہے گا لیکن ماحول خراب نہ کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: دیکھیں یہ Rules of Procedure کے اندر لکھا ہوا ہے اگر آپ Rule 225 پڑھیں گے تو اس کے (vii, viii and xi) میں لکھا ہوا ہے اگر آپ کہتے ہیں تو پڑھ کے سنا دیتا ہوں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں، یہ بات نہیں ہے۔ ایسا نہ کریں، ایسے House کی sanctity خراب نہ کریں۔ ایسا نہ کریں، آپ House پر اپنے قوانین مسلط نہ کروائیں۔ نہیں نہیں، اسے کوئی اجازت نہیں دیں گے، آپ اس کو ہٹوائیں۔ راجہ صاحب مہربانی کریں، تصاویر اٹھوا دیں، شکریہ۔ ان کو تو رکوائیں، آپ اپنے لوگوں کو چپ کروائیں تو بات کر سکیں گے۔ وہ آپ کے بعد میں شروع ہوئے۔ نہیں، اعظم نذیر تارڑ صاحب کا mic کھولیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: ساری روایات کو سامنے رکھتے ہوئے Leader of Opposition بات کرنا چاہتے ہیں۔ ماحول خراب نہ کریں۔ جناب! ایک مرتبہ display ہو گیا، انہیں صرف.. simply ایسی بات نہیں۔ یہ Ruling بھی آ چکی ہے، اس پر ضد نہ کریں۔ اس طرح رکھا ہوا ہے، آپ اسے الٹا دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: 225 میں clearly لکھا ہوا ہے، آپ چاہیں تو میں پڑھ کے سنا دیتا ہوں۔

"Shall not chant slogan, display banner, play-cards, throw and tear table document and reports etc.; Shall not indulge rowdy behaviour."

آپ کی بات نہیں سنی جائے گی، آپ اس کو ہٹادیں۔ راجہ صاحب، آپ اس کو ہٹوادیں، آپ ذیشان خانزادہ کا mic کھولیں۔

سینیٹر ذیشان خانزادہ: بہت شکریہ چیئرمین صاحب۔ چیئرمین صاحب، یہ جو مسئلہ چل رہا ہے، میری آپ کو تجویز یہ ہے کہ House میں، میں Calling Attention پر بات کرنا چاہوں گا، لیکن اگر آپ متوجہ ہوں اور ذرا House in Order کریں، تو میں ایک تجویز دوں گا۔ چیئرمین صاحب دیکھیں، یہ تصاویر شروع سے جب Session start ہوا، تو یہ۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ اپنی seat پر جائیں، محترمہ آپ اپنی seat پر چلیے، آپ وہاں بیٹھیں، آپ کا number آئے گا، آپ کو time دیں گے۔

سینیٹر ذیشان خانزادہ: چیئرمین صاحب، آپ بٹھائیں گے تو ہم بات کریں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ اپنی seat پر تشریف لے جائیے۔ .Law Minister Sahib

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: یہ ایوان ایسے نہیں چلے گا، اگر آپ نے ایسے چلانا ہے تو میں request کرتا ہوں، adjourn کریں اور ہم جائیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اگر آپ شور کریں گے تو ہم adjourn کر دیں گے، اگر آپ نے ایسے کرنا ہے، تو ہم adjourn کر دیں گے۔ آپ سکون سے بیٹھیں، ہم آپ کو بات کرنے دیں گے۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے، آپ House کا ماحول بار بار خراب کرتے ہیں۔ آپ نہیں کریں گے، آپ تشریف رکھیں۔ آپ کے Opposition Leader نے بات کر لی ہے۔ ٹھیک ہے، آپ نہیں چاہتے ہیں کہ House چلے تو میں adjourn کرتا ہوں۔

The proceeding of the House stands adjourn to meet again on Friday, 13th February, 2026 at 10:30 am.

[The House was then adjourned to meet again on Friday, the 13th February, 2026 at 10:30 am.]